اتوار 29 ربیع الثانی 1443ھ 5 دسمبر 2021ء

وحشت و درندگی کا شرمناک مظاہرہ

سیالکوٹ میں ایک بے قابو ہجوم نے وحشت و درندگی کا بدترین مظاہرہ کرتے ہوئے ایک غیرملکی فیکٹری منیجر کو سنگ دلانہ تشدد کرکے جس طرح قتل کیا، کسی بھی حوالے سے اس کا کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ جواز بھی پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اِس روح فرسا واردات کی تفصیلات محض ٹی وی چینلوں اور اخبارات ہی کے ذریعے ہی سے دنیا تک نہیں پہنچیں بلکہ یہ ہولناک اور شرمناک مناظر وڈیو کلپس کی صورت میں پوری دنیا میں گردش کررہے ہیں اور ہمیں ایک ایسی قوم کی حیثیت سے متعارف کروا رہے ہیں جس میں مذہبی جنونیوں پر کوئی روک ٹوک نہیں اور وہ قانون کے خوف سے بالاتر ہوکر کسی عدالتی کارروائی اور تحقیقات کے تکلف میں پڑے بغیر جسے چاہیں توہینِ مذہب کا محض الزام لگا کر موت کے گھاٹ اتار سکتے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق اسپورٹس گارمنٹ کی نجی فیکٹری کے غیرمسلم سری لنکن منیجر پریانتھا کمارا پر فیکٹری ورکرز نے مذہبی پوسٹر اتارنے کا الزام لگا کر حملہ کیا اور بدترین تشدد کرکے ہلاک کردیا جبکہ جمع ہوجانے والے تماشائی اس بہیمانہ کارروائی کو روکنے کے بجائے اس کی وڈیو بنانے میں مشغول رہے۔ پولیس اہلکار پہلے تو موقع پر پہنچے ہی دیر سے، پھر مشتعل ہجوم دیکھ کر مزید پولیس اہلکار بلوائے لیکن تب تک بہت دیر ہوچکی تھی، پریانتھا کمارا قتل ہوچکا تھا اور اس کی لاش جلائی جاچکی تھی، خاموش تماشائی بنے رہنے کا جواز پولیس نے یہ پیش کیا ہے کہ ہجوم بے قابو تھا، لوگ بہت تھے اور مشتعل تھے۔ ریسکیو 1122 والے بھی کچھ نہ کرسکے اور کہا کہ ہم وردی میں تھے، ممکن ہی نہ تھا کہ مشتعل لوگوں میں گھس کر پٹنے والے شخص کو بچانے کے لیے کوئی مداخلت کرتے، جب پولیس نے ہجوم کو نہیں روکا تو ہم کہاں سے ریسکیو کرتے؟ فیکٹری کے مالک کا کہنا ہے کہ پریانتھا کمارا کے حوالے سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی تھی، جب اس معاملے کی اطلاع ملی تب تک پریانتھا کمارا ہجوم کے ہتھے چڑھ گیا تھا۔ پولیس کو تقریباً صبح پونے گیارہ بجے اطلاع دی تھی، جب پولیس پہنچی تو نفری کم تھی، پولیس کی مزید نفری پہنچنے سے پہلے پریانتھا ہلاک ہوچکا تھا۔ فیکٹری مالک نے بتایا کہ پریانتھا کمارا نے 2013 میں بطور جی ایم پروڈکشن جوائن کیا تھا، پریانتھا کمارا محنتی اور ایماندار پروڈکشن منیجر تھے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کے معاون خصوصی برائے اطلاعات و پنجاب حکومت کے ترجمان حسان خاور کے مطابق سی سی ٹی وی کی مدد سے ملزمان کی نشاندہی کی جارہی ہے۔ متعدد ملزمان کو گرفتار کرلیا، انکوائری 48 گھنٹے میں مکمل کی جائے گی، پولیس کی لاپرواہی ثابت ہوئی تو کارروائی کی جائے گی، جو لوگ ملوث ہوں گے انہیں کیفرِ کردار تک پہنچائیں گے۔ وزیراعظم، وزیرداخلہ، آرمی چیف اور تمام سیاسی و دینی جماعتوں کے رہنماؤں اور علمائے کرام نے اس دل خراش سانحے پر شدید رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے اس کی فوری تحقیقات اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ تاہم ملک میں توہین مذہب کے نام پر ہجوم کے ہاتھوں تشدد کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں، ایسے واقعات بارہا سامنے آچکے ہیں اور دنیا میں پاکستان ہی نہیں امن و آشتی کے علم بردار دین اسلام کے بھی غلط تعارف کا سبب بن رہے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ایسے واقعات کی مستقل روک تھام کے لیے ایک طرف قانون کی عملداری ہر سطح پر یقینی بنائی جائے اور دوسری طرف تمام دینی جماعتیں اور تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام مساجد کے منبروں اور ذرائع ابلاغ سے اس حقیقت سے عوام کو بتمام وکمال آگاہ کریں کہ محض دنیاوی قانون ہی نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کی رو سے بھی مجرم کو سزا دینا عدالتوں کا کام ہے اور اس ضابطے کی خلاف ورزی کرنے والے دنیا کی عدالت ہی میں نہیں روزِ حشر اللہ کی عدالت میں بھی فساد فی الارض کے مجرم کی حیثیت سے سخت سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔